بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝

سید سلیمان ندویؒ
(1884ء - 1953ء)

اُسوۂ حسنہ صلّی اللہُ علیہ وآلہٖ وسلّم

خدا کی محبت کا اہل اور اس کے پیار کا مستحق بننے کے لیے ہر مذہب نے ایک ہی تدبیر بتائی ہے اور وہ یہ ہے کہ اس مذہب کے شارع اور طریقے کے بانی نے جو عمدہ نصیحتیں کی ہیں، ان پر عمل کیا جائے، لیکن اسلام نے اس سے بہتر تدبیر اختیار کی ہے۔ اس نے اپنے پیغمبرؐ کا عملی مجسمہ سب کے سامنے رکھ دیا ہے اور عملی مجسمے کی پیروی اور اِتباع کو خدا کی محبت کا اہل اور اس کے پیار کا مستحق بننے کا ذریعہ بتایا ہے۔ چناں چہ اسلام میں دو چیزیں ہیں، کتاب اور سنت۔ کتاب سے مراد خدا کے احکام ہیں جو قرآن مجید کے ذریعے سے ہم تک پہنچے ہیں اور سنت جس کے لغوی معنی راستے کے ہیں، وہ راستہ کہ جس پر پیغمبرِ اسلام صلّی اللہُ علیہ وآلہٖ وسلّم خدا کے احکام پر عمل کرتے ہوئے گزرے یعنی آپؐ کا عملی نمونہ جس کی تصاویر احادیث میں بہ صورت الفاظ درج ہیں۔ غرض یہ کہ ایک مسلمان کی کامیابی اور تکمیل روحانی کے لیے جو چیز ہے وہ سنت نبوی صلّی اللہُ علیہ وآلہٖ وسلّم ہے۔

وہ تمام اَشخاص جو کسی مذہب کے حلقۂ اطاعت میں داخل ہوں ناممکن ہے کہ وہ کسی ایک ہی صنفِ انسانی سے تعلق رکھتے ہوں۔ اس دنیا کی بنیاد اختلاف عمل پر ہے۔ باہمی تعاون اور مختلف پیشوں اور کاموں ہی کے ذریعے سے یہ دنیا چل رہی ہے۔ اس میں بادشاہ یا رئیس، جمہور اور حکام بھی ضروری ہیں اور محکوم، مطیع اور فرماں بردار رعایا بھی، امن و امان کے قیام کے لیے قاضیوں اور ججوں کا ہونا بھی ضروری ہے اور فوجوں کے سپہ سالاروں اور افسروں کا بھی، غریب بھی ہیں اور دولت مند بھی، رات کے زاہد و عابد بھی ہیں اور دن کے سپاہی و مجاہد بھی، اہل و عیال بھی ہیں اور دوست احباب بھی، تاجر اور سوداگر بھی ہیں اور امام اور پیشوا بھی۔ غرض اس دنیا کا نظم و نسق مختلف اصناف کے وجود اور قیام ہی پر موقوف ہے اور ان تمام اصناف کو اپنی اپنی زندگی کے لیے عملی مجسمے اور نمونے کی ضرورت ہے۔ اسلام ان تمام انسانوں کو سنت نبوی صلّی اللہُ علیہ وآلہٖ وسلّم کے اتباع کی دعوت دیتا ہے۔

انسانوں کے ہر طبقے اور صنف کے لیے سیرت پاک صلّی اللہُ علیہ وآلہٖ وسلّم میں نصیحت پذیری اور عمل کے لیے درس اور سبق موجود ہے۔ ایک حاکم کے لیے محکوم کی زندگی، ایک دولت مند کے لیے غریب کی زندگی اور ایک غریب کے لیے دولت مند کی زندگی کامل مثال اور نمونہ نہیں بن سکتی۔ اس لیے ضرورت ہے کہ عالم گیر اور دائمی پیغمبر کی زندگی ان تمام مختلف مناظر کے رنگ برنگ پھولوں کا گلدستہ ہو۔ ہم چلتے پھرتے بھی ہیں، اٹھتے بیٹھتے بھی، کھاتے پیتے بھی ہیں، سوتے جاگتے بھی، ہنستے بھی ہیں روتے بھی، پہنتے بھی ہیں اتارتے بھی، سیکھتے بھی ہیں سکھاتے بھی، مرتے بھی ہیں مارتے بھی، کھاتے بھی ہیں اور کھلاتے بھی، احسان لیتے بھی ہیں اور کرتے بھی ہیں۔ اپنی جان دیتے بھی ہیں اور بچاتے بھی، عبادت و دعا بھی کرتے ہیں اور کاروبار بھی، مہمان بھی بنتے ہیں اور میزبان بھی۔ ہمیں ان تمام اُمور، جو ہمارے مختلف افعالِ جسمانی سے تعلق رکھتے ہیں، کے لیے عملی نمونے کی ضرورت ہے، جو ہر نئی حالت کے پیش آنے میں ایک نئی ہدایت کا سبق اور نئی رہنمائی کا درس دے۔

علاوہ ازیں وہ افعال جن کا تعلق دل ودماغ سے ہے اور جن کی تعبیر ہم اعمالِ قلب یا جذبات اور احساسات سے کرتے ہیں۔ ہر آن ہم ایک نئے قلبی عمل، جذبے یا احساس سے متاثر ہوتے ہیں۔ ہم کبھی راضی ہیں، کبھی ناراض کبھی خوش ہیں کبھی غم زدہ، کبھی مصائب سے دوچار ہیں اور کبھی نعمتوں سے مالامال، کبھی ناکام ہوتے ہیں اور کبھی کامیاب، ان سب حالتوں میں ہم مختلف جذبات کے ماتحت ہوتے ہیں۔ اخلاقِ فاضلہ کا تمام تر انحصار انھی جذبات اور احساسات کے اعتدال اور باقاعدگی پر ہے، ان سب کے لیے ہم کو ایک عملی سیرت کی حاجت ہے۔

عزم واستقلال، شجاعت، صبر، شکر، توکل، رضا، تقدیر، مصیبتوں کی برداشت، قربانی، قناعت، استغنا، ایثار، جُود، تواضع، خاکساری، مسکنت، نشیب وفراز، بلند وپست، تمام اخلاقی پہلوؤں کے لیے جو مختلف انسانوں کو مختلف حالتوں میں یا ہر انسان کو مختلف صورتوں میں پیش آتے ہیں، ہمیں عملی ہدایت اور مثال کی ضرورت ہے جو صرف پیغمبرِ اسلامؐ کی سوانح میں مل سکتی ہیں۔

غرض ایک ایسی شخصی زندگی جو ہر طائفۂ انسانی اور ہر حالتِ انسانی کے مختلف مظاہر اور ہر قسم کے صحیح جذبات اور کامل اخلاق کا مجموعہ ہو، صرف محمد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی سیرت ہے۔ اگر دولت مند ہو تو مکّے کے تاجر اور بحرَین کے خزینہ دار کی تقلید کرو۔ اگر غریب ہو تو شعبِ ابی طالب میں محصور اور مدینے کے مہمان کی کیفیت سنو۔ اگر بادشاہ ہو تو سلطانِ عرب کا حال پڑھو۔ اگر رعایا ہو تو قریش کے محکوم کو ایک نظر دیکھو۔ اگر فاتح ہو تو بدر وحنین کے سپہ سالار پر نگاہ دوڑاؤ۔ اگر تم نے شکست کھائی ہے تو معرکۂ اُحد سے عبرت حاصل کرو۔ اگر تم استاد اور معلّم ہو تو صُفہ کی درس گاہ کے معلّمِ قُدس کو دیکھو۔ اگر شاگرد ہو تو روح الامین کے سامنے بیٹھنے والے پر نظر جماؤ۔ اگر واعظ اور ناصح ہو تو مسجدِ مدینہ کے منبر پر کھڑے ہونے والے کی باتیں سنو۔ اگر تنہائی اور بے کسی کے عالم میں حق کی منادی کا فرض انجام دینا چاہتے ہو تو مکّے کے بے یار ومددگار نبی کا اُسوۂ حسنہ تمھارے سامنے ہے۔ اگر تم حق کی نصرت کے بعد اپنے دشمنوں کو زیر اور مخالفوں کو کم زور بنا چکے ہو تو فاتحِ مکہ کا نظارہ کرو۔ اگر اپنے کاروبار اور دنیاوی جدوجہد کا نظم ونسق درست کرنا چاہتے ہو تو بنی نضیر، خیبر اور فدک کی زمینوں کے مالک کے کاروبار اور نظم ونسق کو دیکھو۔ اگر سفری کاروبار میں ہو تو بصریٰ کے کاروانِ سالار کی مثالیں ڈھونڈو۔ اگر عدالت کے قاضی اور پنچایت کے ثالث ہو تو کعبے میں نورِ آفتاب سے پہلے داخل ہونے والے ثالث کو دیکھو جو حجرِ اسود کو کعبے کے ایک کونے میں نصب کر رہا ہے۔ مدینے کی کچی مسجد کے صحن میں بیٹھنے والے منصف کو دیکھو جس کی نظرِ انصاف میں شاہ وگدا اور امیر وغریب برابر تھے۔ اگر تم بیویوں کے شوہر ہو تو خدیجہؓ وعائشہؓ کے شوہر کی حیاتِ پاک کا مطالعہ کرو، اگر اولاد والے ہو تو فاطمہؓ کے باپ اور حسنؓ وحسینؓ کے نانا کا حال پوچھو۔ غرض تم جو کوئی بھی ہو اور کسی حال میں بھی ہو تمھاری زندگی کے لیے نمونہ، تمھاری سیرت کی درستی واصلاح کے لیے سامان، تمھارے ظلمت خانہ کے لیے ہدایت کا چراغ اور رہنمائی کا نور محمد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی جامعیت کبریٰ کے خزانے میں ہر وقت اور ہمہ دم مل سکتا ہے۔ اس لیے طبقۂ انسانی کے ہر طالبِ علم اور نورِ ایمانی کے ہر متلاشی کے لیے صرف رسول صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی سیرت، ہدایت کا نمونہ اور نجات کا ذریعہ ہے۔

ایسی کامل وجامع ہستی جو اپنی زندگی میں ہر نوع اور ہر قسم، ہر گروہ اور ہر صنفِ انسانی کے لیے ہدایت کی مثالیں اور نظیریں رکھتی ہو، وہی اس لائق ہے جو اس اَصناف واَنواع سے بھری ہوئی دنیا کی عالم گیر اور دائمی رہنمائی کا کام سرانجام دے، جو غیظ وغضب اور رحم وکرم،

جود وسخا اور فقر وفاقہ، شجاعت و بہادری اور رحم دلی، رقیق القلبی، دنیا اور دین دونوں کے لیے ہمیں اپنی زندگی کے نمونوں سے بہرہ مند کردے، جو دنیا کی بادشاہی کے ساتھ آسمان کی بادشاہی اور اس آسمان کی بادشاہی کے ساتھ دنیا کی بادشاہی کی بھی بشارت دے اور دونوں بادشاہیوں کے قواعد و قوانین اور دستور العمل کو اپنی زندگی میں برت کر دکھاوے۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا وجودِ مبارک ایک آفتابِ عالم تاب تھا جس سے اونچے پہاڑ، ریتلے میدان، بہتی نہریں، سرسبز کھیت، اپنی اپنی صلاحیت اور استعداد کے مطابق تابش اور نور حاصل کرتے تھے یا ابرِ باراں تھا، جو پہاڑ اور جنگل، میدان اور کھیت، ریگستان اور باغ ہر جگہ برستا تھا اور ہر ٹکڑا اپنی اپنی استعداد کے مطابق سیراب ہو رہا تھا، قسم قسم کے درخت اور رنگا رنگ پھول اور پتے جم رہے تھے اور اُگ رہے تھے۔

بادشاہ ہو یا گدا، امیر ہو یا غریب، حاکم ہو یا محکوم، قاضی ہو یا گواہ، افسر ہو یا سپاہی، استاد ہو یا شاگرد، عابد و زاہد ہو یا کاروباری، غازی ہو یا شہید، توحید کا نور، اخلاص کی رو، قربانی کا ولولہ، خلق کی ہدایت اور راہنمائی کا جذبہ اور بالآخر ہر کام میں خدا کی رضا طلبی کا جوش ہر ایک کے اندر کام کر رہا تھا۔ وہ جو کچھ بھی ہو، جہاں بھی ہو، یہ فیضانِ حق سب میں یکساں اور برابر تھا۔ راستوں، رنگوں اور مذاقوں کا اختلاف تھا مگر خدا ایک تھا، قرآن ایک تھا، رسولؐ ایک تھا اور قبلہ ایک تھا۔ ہر رنگ، ہر راستہ اور ہر کام سے مقصود دنیا کی درستی، خلق کی ہمدردی، خدا کے نام کی اونچائی اور حق کی ترقی تھی اور ان کے سوا کوئی چیز ان کے پیشِ نظر نہ تھی۔

یہ دنیا انسانی مزاجوں اور انسانی صلاحیتوں اور استعدادوں کے اختلاف کا نام ہے تو یقین کرو کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جامع شخصیت کے سوا اس کا کوئی آخری اور دائمی اور عالم گیر راہنما نہیں ہو سکتا۔ اس لیے اعلان فرمایا کہ:

''اگر تمھیں خدا کی محبت کا دعویٰ ہے، تو آؤ میری پیروی کرو، اللہ بھی تم سے محبت کرے گا۔''

(خطباتِ مدراس)

مشق

1- سبق ''اُسوۂ حسنہ'' کی روشنی میں مندرجہ ذیل جملے مکمل کریں:

i- اسلام میں دو چیزیں ہیں، کتاب اور......

ii- مسلمان کی کامیابی اور تکمیل روحانی کے لیے جو چیز ہے وہ...... ہے۔

iii- اس دُنیا کی بنیاد...... عمل پر ہے۔

iv- اسلام تمام انسانوں کو سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے...... کی دعوت دیتا ہے۔

v- ہمیں عملی ہدایت اور مثال کی ضرورت ہے جو صرف...... کی سوانح میں مل سکتی ہے۔

vi- ہدایت کا چراغ اور رہنمائی کا نور...... کی جامعیت کبریٰ کے خزانے میں ہر وقت اور ہمہ دم مل سکتا ہے۔

vii- محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا وجودِ مبارک ایک آفتاب...... تھا۔

viii- یہ فیضانِ حق سب میں...... اور برابر تھا۔

2- سبق ''اسوۂ حسنہ'' کو مدنظر رکھتے ہوئے درج ذیل سوالات کے درست جواب کے شروع میں (✓) لگائیں۔

i- خدا کی محبت کا اہل اور اُس کے پیار کا مستحق بننے کے لیے اسلام نے:

الف۔ احکامِ الٰہی سب کے سامنے رکھ دیے ہیں۔ ب۔ انبیا کی حیات سب کے سامنے رکھ دی ہے۔

ج۔ اپنے پیغمبرؐ کا عملی مجسمہ سب کے سامنے رکھ دیا ہے۔ د۔ خلفائے راشدین کا اُسوہ سب کے سامنے رکھ دیا ہے۔

ii- ایک مسلمان کی کامیابی اور تکمیل روحانی کے لیے جو چیز ہے:

الف۔ وہ سنت نبویؐ ہے ب۔ وہ اسوۂ اسلاف ہے

ج۔ وہ اسوۂ صحابہؓ ہے د۔ وہ اسوۂ انبیاؑ ہے

iii- اس دنیا کی بنیاد ہے:

الف۔ اختلافِ عمل پر ب۔ تعاونِ عمل پر

ج۔ اجتماعی عمل پر د۔ ذاتی عمل پر

iv- مکہ کے تاجر اور بحرین کے خزینہ دار کی تقلید کرو اگر:

الف۔ غریب ہو تو ب۔ دولت مند ہو تو

ج۔ جوان ہو تو د۔ سفری کاروبار میں ہو تو

v- فاتح مکہ کا نظارہ کرو اگر تم:

الف۔ دُشمنوں اور مخالفوں کو شکست دے چکے ہو۔ ب۔ دُشمنوں اور مخالفوں کو کم زور بنا چکے ہو۔

ج۔ دُشمنوں اور مخالفوں کو مطیع بنا چکے ہو۔ د۔ دُشمنوں کو زیر اور مخالفوں کو کم زور بنا چکے ہو۔

3- سبق اسوۂ حسنہ کو مدنظر رکھ کر کالم الف کے اندراج کا ربط کالم ب سے قائم کریں اور جواب کالم ج میں لکھیں:

کالم الف	کالم ب	کالم ج
سنت	خانہ کعبہ	
محصور	مسجد	
حجرِ اسود	صفہ	
استاد اور معلم	شعب ابی طالب	
واعظ	راستہ	

4- مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب سبق کے متن کے مطابق تحریر کریں جو زیادہ سے زیادہ تین سطور پر مشتمل ہوں۔

i- سنتِ نبویؐ سے کیا مراد ہے؟

ii- کتاب سے کیا مراد ہے؟

iii- خدا کی محبت کا اہل کیسے بنا جا سکتا ہے؟

iv- اسلام تمام انسانوں کو کس کی اتباع کی دعوت دیتا ہے؟

v- حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرتِ طیبہ کن کے لیے ہدایات کا نمونہ اور نجات کا ذریعہ ہے؟

5- درج ذیل اقتباسات کی تشریح سیاق وسباق کے حوالے سے کریں:

"محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا وجود مبارک ــ ــ ــ ــ جم رہے تھے اور اُگ رہے تھے۔"

"بادشاہ ہو یا گدا ــ ــ ــ ــ پیش نظر نہ تھی"

6- مولانا شبلی نعمانیؒ اور سید سلیمان ندویؒ کی مرتب شدہ سیرت النبیؐ کا مطالعہ کریں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امانت ودیانت کا ایک واقعہ اپنے الفاظ میں لکھیں۔

امتحانی نقطۂ نگاہ سے عبارت کی تشریح کا سوال تین اجزا کا حامل ہوتا ہے: حوالہ متن، سیاق وسباق اور تشریح۔ جواب دیتے ہوئے تینوں اجزا میں مندرجہ ذیل طریقہ اختیار کیا جائے۔

حوالہ متن:

اقتباس کے بارے میں بتایا جائے کہ وہ کس سبق کا حصہ ہے اور سبق کے مصنف کا نام کیا ہے۔

سیاق وسباق:

سیاق وسباق دو طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک مثالی، دوسرا اجمالی۔ وہ سیاق وسباق مثالی ہے، جو اقتباس کا موقع ومحل بتائے یعنی اقتباس سے پہلے اور بعد کے مقامات کا ذکر کرے۔ ایسا مثالی سیاق وسباق اس وقت آسانی سے لکھا جا سکتا ہے، جب اقتباس ایسے سبق میں سے لیا گیا ہو جس میں کہانی کا عنصر موجود ہو۔ دوسرا اجمالی سیاق وسباق ہے جو اقتباس سے متعلقہ سبق کے اہم نکات کو بالترتیب مختصراً بیان کر دے۔ اجمالی سیاق وسباق ان اسباق کی ضرورت بن جاتا ہے جن میں کہانی کا عنصر نہ پایا جاتا ہو۔ لیکن یہ بات پیشِ نظر رہے کہ انٹر کے امتحان میں ہر دو قسم کے سیاق وسباق کی طوالت آٹھ سے بارہ سطور کے درمیان رہنی چاہیے۔

تشریح:

عبارات کی تشریح کا مقصد طلبہ کی اس صلاحیت کو جانچنا ہے کہ وہ عبارات کی تفہیم اور وضاحت کی کس قدر اہلیت رکھتے ہیں اور مطالبِ عبارت کو اپنے الفاظ میں کس قدر خوبی سے سمجھا سکتے ہیں۔ طلبہ کو چاہیے کہ وہ مشکل الفاظ وتراکیب کے معانی اور متبادل لکھیں پھر متعلقہ عبارت میں پیش کیے گئے خیالات اور مثالیں (اگر ہوں) کی وضاحت ترتیب وار کر دیں۔ ایسا کرتے ہوئے تشریح عموماً اصل عبارت سے تین گنا ہو جانی چاہیے لیکن تشریح کرتے ہوئے سبق کی حدود میں رہنا بہر حال ضروری ہے۔